بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

Ref No. **UK11**

Date: **29-07-2019**

حالتِ احرام میں بیلٹ والی چھتری پہننا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا احرام میں ایسی چھتری سر پر لے سکتے ہیں، جو سر پر تو نہیں لگتی، لیکن اس کے ساتھ جڑی ہوئی ایک لچکدار بیلٹ سر کے چاروں طرف گھومتی ہوئی سر کو لگی رہتی ہے؟ اس بیلٹ کی چوڑائی تقریباً ایک ڈیڑھ انچ ہے اور کیا اس کو پہننے پر کوئی کفارہ بھی لازم آئے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مُحرم کے لیے سوال میں بیان کردہ چھتری استعمال کرنا، جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کی بیلٹ سر کے چاروں طرف سر کو لگی رہتی ہے اور اتنا حصہ سر کا چھپ جاتا ہے، حالانکہ احرام کی حالت میں سر کو چھپانا، جائز نہیں ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ ایسی بیلٹ سے سر کا چوتھائی سے کم حصہ چھپے گا، لہٰذا اگر پورا دن یا پوری رات تک پہنی تو صدقہ لازم ہو گا اور اگر پورے دن یا پوری رات سے کم وقت کے لیے پہنی، تو کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا، البتہ مکروہ تحریمی و گناہ ہونے کی وجہ سے توبہ لازم ہو گی۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ یہ بیلٹ سر پر لگانا ایسے ہی ہے جیسے سر پر پٹی باندھنا اور احرام کی حالت میں (بلا عذر شرعی) سر پر پٹی باندھنا ناجائز و ممنوع ہے اور بعض صورتوں میں کفارے کا بھی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: "لا یعصب المحرم رأسه بسیر، ولا خرقة" ترجمہ: محرم اپنے سر پر نہ چمڑے کے تراشے سے پٹی باندھے اور نہ کپڑے کے ٹکڑے سے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، المحرم یعصب راسہ، جلد3، صفحہ184، مطبوعہ ریاض)

مبسوط سرخسی میں ہے: " ویکره له أن یعصب رأسه فإن فعل یوما إلی اللیل فعلیه صدقة؛ لأنه غطی بعض رأسه بالعصابة وهو ممنوع من تغطیة الرأس إلا أن ما غطی به جزء یسیر من رأسه فتکفیه الصدقة لعدم تمام جنایته" ترجمہ: محرم کے لئے مکروہ ہے کہ وہ اپنے سر پر پٹی باندھے، اگر اس نے ایک پورا دن، یعنی رات ہونے تک پٹی باندھی تو اس پر صدقہ ہے کیونکہ اس نے پٹی کے ذریعے سر کے بعض حصے کو چھپایا ہے حالانکہ اسے سر چھپانا ممنوع ہے، البتہ چونکہ سر کا جتنا حصہ چھپایا، وہ تھوڑا سا ہے اس لئے صدقہ کافی ہے، جنایت کامل نہ ہونے کی وجہ سے۔ **(المبسوط، کتاب المناسک، باب ما یلبسہ المحرم، جلد4، صفحہ127، دار المعرفہ، بیروت)**

فتح القدیر میں ہے: "لو عصب المحرم رأسه بعصابة أو وجهه يوما أو ليلة فعليه صدقة، إلا أن يأخذ قدر الربع" ترجمہ: اگر محرم نے سر یا چہرے پر پٹی باندھی ایک دن یا ایک رات تک تو اس پر صدقہ لازم ہے، الّا یہ کہ سر کے چوتھائی حصے کو ڈھانپ لے (کہ پھر دم لازم ہو گا۔)

(فتح القدیر، کتاب الحج، باب الجنایات، جلد3، صفحہ31، دار الفکر، بیروت)

رد المحتار میں نہر اور اس میں خانیہ کے حوالے سے ہے: "ويكره له تعصيب رأسه ولو فعل يوما وليلة كان عليه صدقة. اهـ." ترجمہ: اور محرم کے لئے سر پر پٹی باندھنا مکروہ ہے، اگر اس نے ایک دن یا ایک رات تک ایسا کیا تو اس پر صدقہ ہے۔

(رد المحتار، کتاب الحج، فصل فی الاحرام، جلد2، صفحہ488، دار الفکر، بیروت)

اس کے علاوہ یہ مسئلہ البحر الرائق (3/ 9)، البحر العمیق (801/2) اور بدائع (2/ 187) وغیرہ میں بھی ہے۔

سر چھپانے پر کتنا کفارہ ہو گا، اس کی تفصیل و تحقیق بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "فالذي تحرّر مما تقرر أنّ الكمال في المستور - أعني: الرأس والوجه - بالربع وفي المستور فيه - أعني: اليوم أو الليلة - باستيعاب المقدار فإذا وجد الكمال فيهما فدم أو في أحدهما فصدقة أو لا في شيء منهما فلا شيء إلاّ الكراهة، وهي على ما استظهر طتحريمية" یعنی بیان کردہ تقریر سے یہ بات منقح ہوئی کہ مستور یعنی سر اور چہرہ میں کمال جنایت چوتھائی حصہ چھپانے سے ہے اور مستور فیہ یعنی دن یا رات کے اعتبار سے کمال جنایت پورے وقت میں فعل پائے جانے سے ہے، لہٰذا اگر ان دونوں اعتبار سے جنایت کامل ہوئی تو دم لازم ہو گا اور اگر ان میں سے ایک کے اعتبار سے جنایت کامل ہوئی تو صدقہ لازم ہو گا اور اگر کسی ایک کے اعتبار سے بھی جنایت کامل نہ ہوئی تو کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا مگر کراہت لازم آئے گی اور صاحب طحطاوی کے استظہار کے مطابق یہ کراہت تحریمی ہے۔

(جد الممتار، کتاب الحج، باب الجنایات، جلد4، صفحہ324، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اشکال: یہ بیلٹ سر پر لگنا ممنوع نہیں ہونا چاہیے کہ لبس معتاد یا ستر معتاد نہیں۔

جواب: ایسا ہرگز نہیں، کیونکہ یہ بیلٹ لباس ناس (یعنی انسانوں کے پہننے) میں سے ہے اور یہ بیلٹ سر پر لگانا عرفاً لبس و پہننا ہی شمار کیا جاتا ہے، لہٰذا یہ مایقصد بہ التغطیۃ میں شامل ہو کر ممنوع و ناجائز ہی قرار پائے گا اور فقہاء کرام نے جن چیزوں کو سر پر اٹھانے کی اجازت دی اور فرمایا کہ ان سے تغطیہ مقصود نہیں ہوتا، اس میں وہ چیزیں شمار کی ہیں، جو لباسِ ناس میں سے نہیں ہیں اور ان کو سر پر اٹھالیا جائے، تو کوئی بھی پہننا یا سر چھپانا شمار نہیں کرتا، بلکہ اس کا مقصود مطلق حمل (اٹھانا) یا کچھ اور ہوتا ہے۔ جیسے طشت، برتن، پتھر، شیشہ، مٹی کے ڈھیلے وغیرہ۔

بدائع الصنائع اور البحر العمیق میں ہے: واللفظ للبدائع: "ولو حمل على رأسه شيئا فإن كان مما يقصد به التغطية من لباس الناس لا يجوز له ذلك؛ لأنه كاللبس، وإن كان مما لا يقصد به التغطية كإجانة، أو عدل بر وضعه على رأسه فلا بأس بذلك؛ لأنه لا يعد ذلك لبسا، ولا تغطية" ترجمہ: اگر محرم نے سر پر کوئی چیز اٹھائی تو اگر یہ چیز لباس ناس میں سے ایسی ہے جس سے تغطیہ (چھپانا) مقصود ہوتا ہے تو اس کا اٹھانا، جائز نہیں ہو گا کیونکہ یہ لبس (پہننے) کی طرح ہو گا اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس سے تغطیہ مقصود نہیں ہوتا جیسے برتن (جس میں کپڑے دھوئے جاتے ہیں) یا گندم کی بوری کہ ان کو اگر محرم اپنے سر پر رکھے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ لبس اور تغطیہ شمار نہیں

ہو گا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل فی محظورات الاحرام، جلد2، صفحہ185، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ردالمحتار میں نہر اور اس میں خانیہ کے حوالے سے ہے: ”لو حمل المحرم علی رأسه شيئا يلبسه الناس يكون لابسا، وإن كان لا يلبسه الناس كالإجانة ونحوها فلا “ترجمہ: اگر کسی محرم نے اپنے سر پر ایسی چیز اٹھائی جس کو لوگ پہنتے ہیں تو یہ پہننے والا شمار ہو گا اور اگر لوگ اسے نہیں پہنتے جیسے کپڑے دھونے والا برتن یا اس طرح کی اور چیزیں تو پھر وہ پہننے والا شمار نہیں ہو گا۔

(ردالمحتار، کتاب الحج، فصل فی الاحرام، جلد2، صفحہ488، دار الفکر، بیروت)

المسالک لعلامۃ کرمانی میں ہے: ”فان غطی راسه بشیء مما لا يلبسه الناس عادة كاجانة او عدل او طاسة او مكتل وما اشبه ذلک فلا شیء عليه لانه لا يقصد به تغطية الراس وانما يقصد به الحمل وغيره “ترجمہ: اگر محرم نے کسی ایسی چیز سے سر کو چھپایا جس کو لوگ عادۃ نہیں پہنتے جیسے کپڑے دھونے والا برتن، بوری، پیتل یا تانبے کا پانی پینے والا برتن، چیز ماپنے کا پیمانہ، یا اس طرح کی دوسری چیزیں تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا کیونکہ ان چیزوں سے سر چھپانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ان سے مقصود اٹھانا یا کچھ اور ہوتا ہے۔

(المسالک فی المناسک، 711/1، شرکۃ دار البشائر الاسلامیۃ)

جن چیزوں سے تغطیہ مقصود نہیں ہوتا، اس کی مزید کچھ مثالیں لباب اور اس کی شرح میں یوں دی گئی ہیں: ”(او حجر او مدر او صفر او حديد او زجاج او خشب ونحوها) ای من فضة وذهب “ترجمہ: یا پتھر یا مٹی کے ڈھیلے یا پیتل یا لوہا یا شیشہ یا لکڑی یا اس طرح کی اور چیزیں جیسے چاندی اور سونا۔ (المسلک المتقسط، باب الجنایات، صفحہ436، مؤسسۃ الریان)

ان جزئیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے تغطیہ مقصود نہیں ہوتا، ان میں اور اس بیلٹ میں نمایاں فرق ہے، لہٰذا بیلٹ کو ان چیزوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

24ذو القعدۃ الحرام 1440ھ/29 جولائی 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

Faizan-e-Madina Maudsley Street BRADFORD Bd3 9LE +441274010126 Call Timing: 02:00pm to 04:00pm

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔